بسم اللہ الرحمن الرحیم

آن الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ
قادیان

الفضل

یوم پنجشنبہ

جلد ۵ | ۲۳ ماہ صلح ۱۳۲۶ ھش | ۲۹ صفر ۱۳۶۶ھ | ۲۳ جنوری ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۹

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۲۲ ماہ صلح۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ۵ ½ بجے شام بذریعہ فون دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

قادیان ۲۲ ماہ صلح حضرت ام المومنین مد ظلہا العالی کی طبیعت کھانسی کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب کو خدا تعالےٰ کے فضل سے بہت افاقہ ہے۔ البتہ نقاہت زیادہ ہے احباب حضرت مولوی صاحب موصوف کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

مسیح موعود علیہ السلام اور تفسیر القرآن

خدا تعالےٰ کے فضل و رحم سے اس زمانے میں مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو تفسیر القرآن کا نیا باب کھولا ہے۔ وہ اتنا عدیم النظیر ہے کہ علمائے متقدمین و متاخرین کی تفاسیر میں اس کی مثال نہیں مل سکے گی۔ ہم اس نوٹ میں ایک مثال پیش کرتے ہیں۔ قرآن کریم کی سورۃ بقرہ رکوع ۸ میں آیت ہے۔ ان الذین اٰمنوا والذین ھادوا والنصاریٰ والصابئین من اٰمن باللہ والیوم الاٰخر وعمل صالحا فلھم اجرھم عند ربھم ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون (ترجمہ) یعنی جو لوگ اسلام میں داخل ہو چکے ہیں۔ اور جو لوگ یہود و نصاریٰ اور ستارہ پرست ہیں جو شخص ان میں سے اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لائے گا۔ اور ایمان صالحہ بجا لائے گا خدا اس کو ضائع نہیں کرے گا۔ اور ایسے لوگوں کا اجر ان کے رب کے پاس ہے۔ اور ان کو کچھ خوف نہیں ہوگا اور نہ غم۔

اس قسم کی آیات قرآن کریم میں اور بھی ہیں۔ ان آیات کی تفسیر میں مفسرین کو بڑی دقت پیش آئی ہے۔ چنانچہ ہم یہاں ایک اقتباس رسالہ معارف اشاعت دسمبر ۱۹۴۶ء صفحہ ۴۷۶ میں سے نقل کرتے ہیں۔ یہ اقتباس ایک انتقاد میں سے ہے جو منجانب مدیر صاحب معارف۔ جناب مولوی صبغۃ اللہ صاحب بختیاری کی تالیف "مقاصد القرآن" پر کیا ہے۔ اقتباس مذکور حسب ذیل ہے۔

"کتاب (مقاصد القرآن) کے دیباچہ میں یہ ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ اس کا مقصد بعض مفسرین کی اس غلط فہمی اور غلط استنباط کی تردید ہے۔ جو ان کو سورۃ بقرہ سورۃ مائدہ کی بعض آیات سے پیدا ہوتی ہے۔ کہ یہود و نصاریٰ و صابئین کی نجات دائمی کے لئے ایمان باللہ و بیوم الاٰخرۃ اور عمل صالح کافی ہے۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور کلام مجید پر ان کے لئے ایمان لانا ضروری نہیں ہے۔ لیکن کتاب کے مباحث سے اس کی تردید نہیں ہوتی۔ مخالف یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ مصنف نے کلام مجید کی جو آیتیں اور تعلیمات نقل کی ہیں ان کا تعلق مسلمانوں سے ہے۔ یہود و نصاریٰ اس کے مکلف نہیں ہیں۔ جیسا کہ سورۃ بقرہ اور مائدہ کی آیات سے ظاہر ہوتا ہے۔ اس کا مصنف نے کوئی جواب نہیں دیا ہے اور مرکز بحث یہی نقطہ ہے۔ حالانکہ خود کلام مجید کی کسی دوسری آیات سے اس کا جواب مل جاتا ہے۔ اولاً کلام مجید کی بعض آیات مجمل ہیں۔ اور ان کی تشریح کسی دوسری آیت سے ہوتی ہے۔ چنانچہ سورۃ بقرہ اور مائدہ کی ان آیات کی وضاحت جنہیں مخالفین دلیل میں پیش کرتے ہیں آل عمران کی آیات سے ہوتی ہے۔ مثلاً قل للذین اوتوا الکتاب والامیین ءاسلمتم فان اسلموا فقد اھتدوا وان تولوا فانما علیک البلاغ واللہ بصیر بالعباد یا ان الدین عند اللہ الاسلام وما اختلف الذین اوتوا الکتاب الا من بعد ما جاءھم العلم بغیا بینھم ومن یکفر بآیات اللہ فان اللہ سریع الحساب۔ ان میں یہود و نصاریٰ وغیرہ سے اسلام کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اور اس سے انکار کو ضلالت نافرمانی اور کفر سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اس سے ثابت ہوا۔ کہ ان کے لئے تنہا ایمان باللہ و بیوم الاٰخرۃ۔ اور عمل صالح کافی نہیں ہے۔" (معارف)

اس اقتباس سے ظاہر ہوگا کہ حضرات مصنف اور مدیر معارف کو جو دقت پیش آئی ہے وہ یہ ہے۔ کہ ان آیات کو دوسری آیات محکمات سے جس میں اللہ تعالےٰ نے دین اسلام ہی کو ذریعہ نجات قرار دیا ہے کس طرح تطبیق دی جائے۔ اور یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ مصنف صاحب کی طرح خود جناب مدیر معارف صاحب بھی مخالف کی پوری پوری تسلی نہیں کر سکے۔

صاحب انتقاد کا صرف یہ فرمانا کہ "خود کلام مجید کی دوسری آیات سے اس کا جواب مل جاتا ہے۔" کافی نہیں ہے۔ اور یہ امر تو کلام مجید کی دیگر آیات سے واضح ہے کہ اسلام قبول کرنے کے بغیر نجات نہیں۔ مگر آپ نے کوئی خاص وجہ بیان نہیں فرمائی۔ کہ ایسی آیات کو ان دوسری آیات کے ماتحت کیوں سمجھا جائے۔ یہ وقت اس لئے پیش آئی ہے۔ کہ فلھم اجرھم عند ربھم کا صحیح مفہوم نہیں سمجھا گیا۔ اور اجر کے معنے بلا غور کئے آخری نجات سمجھ لئے گئے ہیں۔ حالانکہ اجر کے کئی مدارج ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ ایک یہ بھی کہ اللہ تعالےٰ حقیقی اسلام کی طرف راہ نمائی کر دے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے زیر بحث آیت کی کسی قدر مفصل تفسیر حقیقۃ الوحی میں ڈاکٹر عبد الحکیم پٹیالوی کے سوالات کے جواب میں فرمائی ہے ہم اس میں سے تھوڑا سا حصہ ذیل میں درج کرتے ہیں۔ جو اس آیت کریمہ کی غرض و غایت پر روشنی ڈالتا ہے۔ ساری تفسیر کے لئے یہاں گنجائش نہیں۔ ناظرین حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۱ سے ملاحظہ فرمائیں۔ فھو ھذا

"اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ صرف اللہ تعالےٰ کو ماننا نجات کے لئے کافی ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ جو شخص اللہ پر جو خدا تعالےٰ کا اسم اعظم ہے۔ اور مستجمع جمیع صفات کاملہ حضرت عزت ہے ایمان لائے گا۔ تو خدا تعالےٰ اس کو ضائع نہیں کریگا۔ اور کشاں کشاں

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر

اسکو اسلام کی طرف لے آئیگا۔ کیونکہ ایک سچائی دوسری سچائی میں داخل ہونے کے لئے مدد دیتی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ پر خالص ایمان لانے والے آخر حق کو پا لیتے ہیں۔

قرآن شریف میں یہ وعدہ ہے۔ کہ جو شخص سچے دل سے خدا تعالےٰ پر ایمان لائیگا۔ خدا اسکو ضائع نہیں کرے گا۔ اور حق اس پر کھول دیگا۔ اور راہِ راست اسکو دکھائیگا۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔ پس اس آیت کے یہ معنی ہوئے۔ کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والا ضائع نہیں کیا جاتا۔ آخر اللہ تعالیٰ پوری ہدایت اسکو کر دیتا ہے۔ چنانچہ صوفیوں نے صدہا مثالیں اسکی لکھی ہیں کہ بعض غیر قوم کے لوگ جب کمال اخلاص سے خدا تعالےٰ پر ایمان لائے۔ اور اعمال صالحہ میں مشغول ہوئے۔ تو خدا تعالےٰ نے ان کو ان کے اخلاص کا یہ بدلہ دیا۔ کہ ان کی آنکھیں کھول دیں۔ اور خاص اپنی دستگیری سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچائی ان پر ظاہر کر دی۔ یہی معنی اس آیت کے آخری فقرہ کے ہیں۔ فَلَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ خدا تعالیٰ کا اجر جب تک دنیا میں ظاہر نہیں ہوتا۔ آخرت میں بھی ظاہر نہیں ہوتا۔ پس دنیا میں خدا پر ایمان لانے کا یہ اجر ملتا ہے۔ کہ ایسے شخص کو خدا تعالیٰ پوری ہدایت بخشتا ہے۔ اور ضائع نہیں کرتا۔ .... ایسا ہی سوانح اسلام میں اسکی بہت سی مثالیں پائی جاتی ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ ایسا کریم و رحیم ہے۔ اگر کوئی ایک ذرہ بھی نیکی کرے۔ تب بھی اسکی جزاء میں اسلام میں اسکو داخل کر دیتا ہے۔ جیسا کہ ایک حدیث میں بھی ہے کہ کسی صحابی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی۔ کہ میں نے کفر کی حالت میں محض خدا تعالےٰ کے خوش کرنے کے لئے بہت کچھ مال مساکین کو دیا تھا۔ کیا اس کا ثواب بھی مجھ کو ہوگا۔ تو آپ نے فرمایا کہ وہی صدقات ہیں جو تجھ کو اسلام کی طرف کھینچ لائے۔ پس اسی طرح جو شخص کسی غیر مذہب میں خدا تعالےٰ کو واحد لاشریک جانتا ہے۔ اور اس سے محبت کرتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ بموجب آیت فَلَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ آخر اسکو اسلام میں داخل کر دیتا ہے۔"

نکاح کے موقعہ پر غیر مشروع شرائط

اللہ تعالےٰ بڑا رحیم اور کریم ہے۔ اور اپنے بندوں پر بہت مہربانی سے پیش آتا ہے۔ اس کے تمام احکام انسانی طاقت کے اندر ہیں اور آیت لا یکلف اللہ نفسًا الا وسعھا نازل کر کے اس نے بہت سے مسائل کا حل کر دیا ہے۔ اسی کا فرمان ہے۔ یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر (بقرہ) کہ خدا نے جو احکام نازل فرمائے ہیں۔ یہ انسان کے لئے آرام کی صورتیں پیدا کرنے کے لئے ہیں۔ اس لئے نہیں کہ مصیبتوں میں پڑ کر بندہ دکھ اٹھائے

مگر باوجودیکہ خدا کی شریعت انسان پر بوجھ نہیں ڈالتی۔ بلکہ حسب منطوق ویضع عنھم اصرھم والاغلال التی کانت علیھم (اعراف) نبی کے ذریعہ خدا تعالےٰ بندوں سے ان کے اپنے عائد کردہ بوجھوں اور ناواجب رسوم کو دور کرتا ہے۔ خود انسان خدا کی شریعت کے خلاف قدم اٹھا کر اپنے آپ کو دکھ میں ڈالتا اور تکلیف اٹھاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے سچ فرمایا ہے۔ وما ظلمنٰھم ولکن کانوا انفسھم یظلمون۔

نکاح اور شادی کا معاملہ ایسا ہے۔ کہ اگر ہم خدا کی شریعت کے مطابق عمل کریں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ رضؓ کا اسوۂ حسنہ دیکھیں۔ تو کسی تکلیف میں نہیں پڑ سکتے۔ اس زمانہ میں مسلمانوں نے نکاح اور شادی میں اسلامی طریق کو چھوڑ کر غیر اسلامی طریق اور غیر اسلامی رسوم کو اختیار کر لیا تھا۔ جس کے نتیجہ میں انہوں نے سخت نقصان اٹھایا

بلکہ تباہ ہوئے۔ اب اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو ہر قسم کی تباہی اور ہلاکت سے بچانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ تاکہ از سرِ نو اسلامی طریق اور اسلامی رسوم کو قائم کیا جائے۔ چنانچہ سلسلہ احمدیہ اس غرض کے قیام کے لئے کوشش کر رہا ہے۔ مگر ابھی تک جماعت کے احباب میں ایسا عنصر موجود ہے۔ جو خود بھی غلط قدم اٹھا کر تکلیف اٹھاتے ہیں۔ اور دوسروں کو بھی تکلیف میں مبتلا کرتے ہیں۔ چنانچہ جلسہ سالانہ سے قبل

سرحد سے ایک دوست نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور ایک چٹھی بھجوائی ہے جس میں لڑکی والوں نے لڑکے سے ایسے ایسے مطالبات کئے ہیں۔ کہ اسلام جو تکلفات سے پاک مذہب ہے۔ کسی صورت میں ان کی اجازت نہیں دیتا۔ اور ساتھ ہی لکھا گیا ہے۔ کہ جن اشیاء کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ وہ قرض لیکر بالکل نہ خریدی

جائیں۔ کیونکہ اس صورت میں شادی کے بعد لڑکی کو مصیبت ہوگی۔ اور اگر تم ایسا نہ کر سکو۔ تو پھر دوسری جگہ شادی کے لئے انتظام کی فکر کریں۔ گویا لڑکی والے رشتہ صرف اسی صورت میں دے سکتے ہیں۔ کہ مطالبات کو پورا کیا جائے۔ اور اگر پورا کرنے کی صورت نہ ہو۔ تو پھر رشتہ کرنے کے لئے وہ تیار نہیں۔ پھر لڑکے والے کوئی دوسری راہ اختیار کریں۔ اور سب سے زیادہ تعجب کی یہ بات ہے۔ کہ نکاح کے معاملہ میں مہر جو اسلام میں اصل چیز ہے۔ اس کے متعلق شرائط میں تحریر کیا گیا ہے۔ کہ "اگرچہ مہر لڑکیاں لیا تو کرتی نہیں۔ تاہم احتیاطاً یہ ایک بندھن پیش نظر کیا جاتا ہے"۔ گویا مہر کی تعلیم جو لڑکی کا شرعًا حق ہے۔ اسے تو بطور بندھن پیش کیا گیا ہے۔ اور باقی شرائط جن کا اسلام میں کہیں ذکر نہیں کہ زیورات اتنے ہوں۔ اور اتنے اتنے تولے کے اور وہ بھی خالص سونے کے اور موجودہ فیشن کے مطابق ہوں۔ اور جوڑے اتنے ہوں۔ جو قیمتی کپڑوں کے ہوں۔ اور دیکھنے میں دلفریب اور عمدہ ہوں۔ اور سنگاردان۔ لیڈی پرس۔ پراندے۔ نبیان۔ جرابیں وغیرہ ایسی تمام چیزیں تم کو لانی ہوں گی۔ ان کو ضروری اور شریعت کے حکم کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ اس قسم کی غیر مشروع شرائط مقرر کرنے اور پھر ان پر جھگڑے پیدا ہونے پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ السنہ میں خطبہ پڑھ چکے ہیں۔ اس خطبہ میں حضور نے ارشاد فرمایا ہے:-

"جبکہ میں تین سال ہوئے۔ فیصلہ کر چکا ہوں۔ کہ جدید نکاحوں میں کوئی شرط جس کا دین سے کوئی تعلق نہ ہو اور مہر کے علاوہ ہو۔ ہماری قضا میں تسلیم نہ کی جائیگی۔ جس نے ایسی شرط کرنی ہو۔ اسے کوئی فائدہ نہ پہنچے گا۔ کیونکہ قضا اسے رد کر دیگی"۔

(روزنامہ الفضل ۲۳ ۔ ۵ ۔ ۴۳)

جماعتوں کے عہدیداران کو چاہیئے۔ کہ ان امور کی یاددہانی کراتے رہیں۔ اور کوشش کریں کہ ہماری جماعت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک ضروری ارشاد

تحریک جدید کے مجاہدین اور جماعتیں فوری توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے یہ اعلان کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ کہ چونکہ تحریک جدید کے دفتر اول کے تیرھویں سال اور دفتر دوم کے تیسرے سال کے لئے وعدہ کرنے کی آخری تاریخ ۱۰ر فروری قریب آرہی ہے۔ اس لئے جن احباب اور جماعتوں کی طرف سے تاحال وعدے نہیں بھجوائے گئے۔ وہ فورًا وعدے بھجوا دیں

احمدی مجاہدین کو مبارک باد

مبارک تم کو دنیا میں پیامِ حق کا لے جانا
جوانی میں یہ دیں کی خدمتیں تم کو مبارک ہوں
مٹایا مادیت نے تھا جہاں کا ذوقِ ایمانی
تمہارے دم سے پھر مردہ دلوں نے زندگی پائی
وہ لندن کی فضاؤں میں صدائے اللہ اکبر
مقدر آسمانوں پر تمہاری کامرانی ہے

دیارِ غرب میں اسلام کی رحمت کو پہنچانا
خدا کی نصرتوں پر نصرتیں تم کو مبارک ہوں
تڑپتی روح کو تم نے پلایا آبِ رحمانی
خزاں دیدہ چمن میں تازگی تابندگی آئی
وہ روما کے کلیسوں میں نوائے اللہ اکبر
غلامانِ مسیحا پر خدا کی مہربانی ہے

جہاں میں ہر طرف محمود کے بیڑے رواں ہونگے
غلامانِ محمدؐ ہی جہاں کے پاسباں ہوں گے (انشاء اللہ)

(خاکسار عبد الحکیم احمدی از دہلی)

روح اور جسم

ڈاکٹر ملک مولا بخش صاحب صدر میونسپل کمیٹی قادیان

روح کے قدیم یا حادث ہونے کا مسئلہ ہمیشہ ایک مہتم بالشان مسئلہ رہا ہے۔ مادی علوم والے تو روح کے وجود کے قائل ہی نہیں۔ وہ تو اس بات کے قائل ہیں۔ کہ مادہ کی کسی معین ترکیب سے اس میں بعض خواص رونما ہو جاتے ہیں۔ جس سے اس میں حرکت اور بعض اقسام کا شعور پیدا ہو جاتا ہے۔ یہی زندگی کی علامت ہے۔ جس کو روح کہو یا کچھ اور مگر ہے یہ مادی ترکیب کی خاصیت۔ جس کے زائل ہو جانے یا معین پیمانہ سے گر جانے سے یہ خاصیت بھی زائل ہو جاتی ہے۔ اور اس حالت کا نام موت ہے۔ ویسے روح کا مستقل وجود کوئی نہیں۔ ان کے بالمقابل ایک جماعت مذہبی لوگوں کی ہے۔ جو صرف خدا کو ہی ایک ذات واجب الوجود سمجھتی ہے۔ اور روح اور مادہ ہر دو کو حادث اور خدائی مخلوق مانتے ہیں۔ بخلاف مادی لوگوں کے ان کا خیال ہے کہ اللہ تعالےٰ محض اپنے ارادہ اور حکم سے جو چاہے۔ پیدا کر سکتا ہے۔ اور یہ کہ ایسا کرنے کے لئے وہ کسی چیز کا محتاج نہیں۔

مگر ان ہر دو کے بین بین ایک جماعت ایسے لوگوں کی بھی ہے۔ جو نہ تو مذہب کو چھوڑ سکتے ہیں۔ اور نہ سائنس اور فلسفہ کے موجودالوقت مسائل کے خلاف کہنے کی جرأت رکھتے ہیں۔ یہ لوگ روح کی الگ ہستی اور اس کے اعمال کے نتائج کے بھی قائل ہیں۔ مگر روح اور مادہ کو خدا کی طرح غیر مخلوق اور انادی یعنی قدیم سمجھتے ہیں۔ اور اس کے اعمال کے مطابق اس کو جزا سزا کے طور پر ایک تناسخ کے چکر میں محدود سمجھتے ہیں۔

اگرچہ یہ لوگ اپنے اس قسم کے عقائد کی بنیاد اپنی مذہبی کتب پر رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ انہوں نے موجودالوقت سائنس اور فلسفہ کی روشنی میں اس کے مطابق عقائد تراش کر۔ ان کو مذہب کا نام دے رکھا ہے۔ چونکہ مدت تک مادہ کے غیر حادث اور غیر فانی ہونے کا خیال فلاسفروں اور سائنسدانوں کا ایک مسلمہ عقیدہ رہا ہے۔ اس لئے ان لوگوں کے انکے دلائل کا مقابلہ کرنے کی تاب نہ رکھتے ہوئے ان کے نتائج افکار کو مذہب میں داخل کر لیا ہے۔ اور اپنی مذہبی کتب کی تعبیر اور تاویل فلسفہ کے مطابق کرنے کے لئے بڑی کوشش کی ہے۔ اور ایسا کرنے سے سمجھ رکھا ہے۔ کہ گویا انکا ہی مذہب عقل اور سائنس کے مطابق ہے۔ مگر اس وقت ان لوگوں کا حال نہائت قابل رحم ہے۔ جبکہ فلسفیوں اور سائنسدانوں کے سابقہ نظریوں پر ایک تباہ کن انقلاب آچکا ہے۔ اور ریڈیم کے دریافت ہونے پر اور اس کے بعد ذرہ کے پھوٹ کر صرف برقی طاقت ثابت ہونے سے وہ لوگ جو matter is indistructible (مادہ غیر فانی ہے) اور atom is indivisible (ذرہ ناقابل تقسیم ہے) کے دعوے بڑے زور شور سے کیا کرتے تھے۔ اب یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہوگئے ہیں۔ کہ برقی لہروں کی تبدیلی سے مادہ کی کوئی مادی ہستی ہی نہیں رہ جاتی۔ اور وہ محض ایک غیر مادی طاقت بن کر رہ جاتا ہے۔ اور اگر اس عمل کو لوٹایا جا سکے۔ تو محض طاقت اور ارادہ سے غیر مادی قوتیں مادہ کا رنگ اختیار کر لیتی ہیں۔ اذا ارادہ شیئاً فانما امرہ ان یقول لہ کن فیکون

لیکن ایسے وقت میں جبکہ ریڈیم کا ابھی علم نہ تھا۔ اور نہ ذرہ شگافی کا عمل منصۂ ظہور پر آیا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم کی روشنی میں اس نور بصیرت سے دیکھ کر جو اللہ تعالےٰ کا فضل خاص مومنوں کو دیتا ہے فرمایا تھا کہ روح دراصل مادہ سے بطور ایک جوہر کے پیدا ہوتا ہے۔ اور اس جسم سے جو رحم مادر میں معمولی خوراک سے بنتا ہے۔ ایک خاص مرحلہ پر پہونچکر چمک اٹھتا ہے۔ اور اس طرح ایک مخلوق چیز ہے۔ یہ روح اگرچہ مادہ سے پیدا ہوتا ہے۔ مگر ہے جوہر اور اس مادہ سے جدا ہو کر بھی اس کی ہستی برقرار رہتی ہے۔ ہاں ایک لطیف جسم اس کے لئے غیر منفک ہے۔ بعض لوگوں نے اس پر اعتراض کیا۔ اور اس خیال کو عجیب کہا مگر اس کے بعد سائنٹیفک تحقیقات نے رخ بدلا۔ اور چیزوں کی کثافت اور لطافت کا مدار بجلی کی لہروں کی زیادتی اور کمی پر آٹھہرا۔ گویا جس وقت بجلی کی لہریں سست ہوں۔ تو وہی چیز ایک کثیف جسم اور وزن اختیار کر لیتی ہے۔ اور اگر وہی لہریں بڑھ جائیں اور تیز ہو جائیں۔ تو وہی چیز کثافت سے الگ ہو کر ایک لطیف جسم یا جوہر کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ جس کا وزن نہیں ہوتا۔

مراد اس سے یہ ہے کہ روح ایک خاص مرحلہ پر پہونچ کر ہماری مادی خوراک سے ہی بنتی ہے۔ جس سے جسم بنتا ہے فاذا سویتہ ونفخت فیہ من روحی ہمارا مشاہدہ بھی اس پر شاہد ہے۔ کہ روح جسم کے ساتھ ہی پیدا ہوتی ہے۔ اور باہر سے نہیں آتی۔ سائنسدان بھی گو اس کی حقیقت کے متعلق اختلاف رکھتے ہوں۔ مگر وہ بھی روح کو مادہ سے پیدا شدہ ہی سمجھتے ہیں۔ اور اس کے باہر سے داخل ہونے کے قائل نہیں۔

ابتدا میں جب بچہ پیدا ہوتا ہے۔ تو جہاں اس کا جسم کمزور اور ناتواں ہوتا ہے وہاں اس کی روح بھی ایک ابتدائی اور کمزور حالت میں ہوتی ہے۔ اس وقت بچہ میں نہ عقل اور سمجھ ہوتی ہے۔ نہ قوت استدلال اور حافظہ۔ اور اس قسم کی چیزیں ہی وجود روح کی ظاہر علامات ہیں۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ جوں جوں مختلف قسم کی مناسب حال خوراکوں کے کھانے سے جسم انسانی ترقی کرتا اور بڑھتا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کی روحانی قوتیں ترقی کرتی جاتی ہیں۔ گویا جسمانی غذا کے جوہر سے روح کو بھی غذا ملتی رہتی ہے۔ اور وہ بھی جسم کے ساتھ ساتھ بڑھتی جاتی ہے۔ اسی طرح جب بڑھاپے کے زمانہ میں غذا کو جسم بنانے کی قوتیں کمزور ہوتی جاتی ہیں۔ وہاں جسم کے ساتھ ساتھ روحانی قوے بھی کمزور ہوتے جاتے ہیں۔ اور اگر موت اس تنزل کا خاتمہ نہ کردے تو ایک عالم فاضل انسان بھی ارذل العمر کو پہنچ کر لکیلا یعلم من بعد علم شیئاً کا مصداق بن جاتا ہے۔ یہ تو عام قانون قدرت ہے۔ جس میں اگر روک پیدا نہ ہو۔ تو مناسب مراحل خودبخود طے ہوتے جاتے ہیں۔ لیکن بیماری وغیرہ سے اس جسم کے بڑھنے میں بعض اوقات روک پیدا ہو جاتی ہے۔ اور جسم انسانی نہ صرف بڑھنے سے رک جاتا ہے۔ بلکہ اس میں ایک ظاہر کمزوری اور انحطاط پیدا ہو جاتا ہے۔

بیماری عام طور پر قانون قدرت کی خلاف ورزی کرتے ہوئے غلط غذاؤں یا طریقوں کے استعمال سے پیدا ہوتی ہے۔ اگرچہ ہم غلطی سے اسکو خدا کے ذمے لگانے کے عادی ہیں۔ مگر حقیقی بات یہی معلوم ہوتی ہے کہ بیماری قانون قدرت کو توڑنے کے جرم کی سزا ہے۔ یا اگر اس کو سزا نہ کہیں۔ تو وہ شفقت ہے۔ جو جسم کو اس بدی اور اس نقص کو دور کرنے کے لئے اختیار کرنی پڑتی ہے جو عموماً ہمارے غذا کے غلط استعمال سے واقعہ ہو جاتا ہے۔ اس سے انتخاب غذا کے سوال کی اہمیت بہت بڑھ جاتی ہے کیونکہ خوراک سے جس طرح جسم کو غذا ملتی ہے۔ اسی طرح اس سے روح کو بھی غذا ملتی ہے۔ اس لئے گندی اور غیر موزوں غذائیں جس طرح جسم کو خراب اور بیمار کر دیتی ہیں اسی طرح روح کو بھی خراب اور بیمار کر دیتی ہیں اسی وجہ سے قرآن کریم نے جا بجا حلال اور طیب یعنی ایسی غذائیں کھانے کی تاکید کی ہے۔ جو روح اور جسم ہر دو کو مفید ہوں۔ چنانچہ فرمایا۔ کلوا مما فی الارض حلالاً طیباً پھر فرمایا یا ایھا الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحاً۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پاک غذاؤں کے کھانے سے اعمال صالحہ بجالانے کی توفیق ملتی ہے۔ جس طرح جسم کی صحت کی بحالی کے لئے ہم کو دوائی کھانا اور بعض اوقات مختلف قسم کے انجکشن اور اپریشن وغیرہ کروانے پڑتے ہیں۔ اسی طرح روح کی صحت کے حصول کے لئے اور اس کو پھر صحیح ترقی کے راستہ پر ڈالنے کے لئے جس کو ہم اس کی بہشت کہہ سکتے ہیں۔ ایک قسم کے روحانی ہسپتال میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ جس کو دوزخ کا نام دیا جا سکتا ہے۔

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا جاوے۔

اب علاج کا ایک طریق میٹھی مثلاً ہومیو پیتھک ادویہ سے ہے۔ ایک کڑوی اور ناخوشگوار ایلوپیتھک ادویہ اور ٹیکوں اور اپریشنوں سے اسی طرح روحانی امراض کو دور کرنے کے بھی مختلف طریق ہیں۔ بعض انسانی روح کے نقائص تو محض پچھتانے اور بدی کو چھوڑ دینے یعنی توبہ سے دور ہو جاتے ہیں۔ ان کو ہومیو پیتھک طریق علاج کے مطابق کہا جاسکتا ہے۔ بعض نقائص دور کرنے کے لئے اس سے زیادہ مجاہدات کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور غذائیں بھی خاص قسم کی کھانی پڑتی ہیں۔ اس کو ہم ایلوپیتھک ادویہ سے مشابہت دے سکتے ہیں۔ اور کچھ ایسی جسمانی مرضوں میں ٹیکے لگوانے پڑتے ہیں۔ جن کے سیرم اسی مرض کے مریض کے خون یا پاخانہ یا پاک اور دیگر غلاظت کے کیڑوں سے بنائے جاتے ہیں۔ اس کے قائم مقام دوزخ کے وہ علاج ہیں۔ جن میں کہا گیا ہے کہ مریضوں کو پیپ اور پاک اور گرم پانی دیا جاوے گا۔ اور اسی طرح جسم کا گل سڑ جانا اور اس کے بجائے دوسرے جسم کا پیدا ہونا کلما نضجت جلودھم بدلناھم جلوداً غیرھا۔ ایسے عمل نہیں جو بیان کیا جاتا ہے۔ کہ دوزخ میں پیش آویں گے۔ ان کو اپریشن کے مقابلہ میں رکھا جاسکتا ہے۔ جب جسمانی مریضوں کو مادی ہسپتالوں میں ان کی صحت کی بحالی کے لئے ان تمام مراحل میں سے گزرنا پڑتا ہے۔

اور اس پر نہ صرف کوئی اعتراض نہیں کرتا۔ بلکہ مریض بڑی بڑی قیمت اور فیس ادا کر کے یہ طریق علاج اختیار کرتے ہیں۔ تو اس قسم کے معاملات کا روحانی ہسپتال یا دوزخ میں پیش آنا کیوں موجب تعجب ہو سکتا ہے۔ جبکہ اس کی غرض بھی یہی ہے۔ کہ اس میں حسب حال علاج کے بعد مریض روحانی طور پر تندرست ہو کر اپنی ترقی کی راہ پر چل پڑیں۔ یعنی جنت کے مختلف مراحل طے کرنے شروع کر دیں۔ میری غرض اس مضمون کے لکھنے سے یہ ہے۔ کہ ہم غذا کے معاملہ کو معمولی نہ سمجھیں۔ بلکہ حلال اور طیب اور صحت بخش غذاؤں کو ہی استعمال کریں۔ اور صحت بخش طریق پر استعمال کریں۔ کیونکہ اس پر نہ صرف انسان کے جسم کی تندرستی کا مدار ہے۔ بلکہ روح کی صحت بھی اسی پر منحصر ہے۔

اس جگہ جسم اور روح کے اعمال کی ایک اور مماثلت کا ذکر کر دینا بھی خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ میں نے طبعی طریق علاج کی ایک انگریزی کتاب میں پڑھا ہے۔ کہ ایک شخص نے اعتراض کیا۔ کہ بیماری کے کیڑے جو انسانوں کے اندر جا کر مرض پیدا کر دیتے ہیں۔ ایسے باریک ہیں۔ کہ انسانی آنکھ ان کو دیکھ نہیں سکتی۔ تو یہ خدا کا کیا انصاف ہے۔ کہ ہم کو ایسی نظر تو نہیں دی۔ کہ ہم ان کو دیکھ کر ان سے بچ سکیں۔ لیکن جب بغیر ہمارے قصور کے وہ ہمارے اندر چلے جاتے ہیں۔ تو ہم کو یہ سزا مل جاتی ہے۔ کہ بیماری پیدا ہو جاتی ہے۔ اس مشکل سوال کا ایک نہایت ہی لطیف جواب اسی رسالہ میں یہ دیا گیا ہے۔ کہ بیماری کے کیڑے بے شک نظر نہیں آتے۔ اور وہ سب لوگوں کے اندر چلے جاتے ہیں۔ جو بھی ان کے محل پر جائیں۔ لیکن سب لوگ جو ان کیڑوں کو جسم میں لیتے ہیں۔ بیمار نہیں ہو جاتے۔ بلکہ بعض ہوتے ہیں۔ اور بعض نہیں۔ اس کی وجہ کیا ہے۔ پھر وجہ یہ بتلائی ہے کہ یہ کیڑے ہر ایک کو تکلیف نہیں دیتے۔ بلکہ صرف ان لوگوں پر حملہ کرتے ہیں۔ جو بالواسطہ یا بلاواسطہ قانون قدرت کی خلاف ورزی کر کے مجرم اور قابل سزا بن جاتے ہیں۔ گویا یہ کیڑے بھی مامور ہیں۔ جو صرف قانون قدرت کی خلاف ورزی کرنیوالوں کو ہی سزا دیتے ہیں۔ اور دوسروں کو کچھ نہیں کہتے۔ اس طرح اللہ تعالےٰ کے انصاف پر کوئی حرف نہیں آتا۔

روحانی حالات میں بھی یہی قانون کام کرتا ہے۔ کہ اگرچہ شیاطین تمام انسانوں کو گمراہ کرنے اور ان کی روح کو بیمار کرنے کی طبعی کوشش میں مصروف رہتے ہیں۔ مگر وہ ان کو ہی گمراہ کر سکتے ہیں۔ جو روحانی قوانین کی خلاف ورزی کر کے اپنے تئیں قابل سزا بنا لیتے ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے۔ اللّٰہ ولی الذین اٰمنوا یخرجھم من الظلمات الی النور والذین کفروا اولیاءھم الطاغوت یخرجونھم من النور الی الظلمات۔ یعنی اللہ تعالےٰ ان لوگوں کا کارساز ہے۔ جو قوانین الٰہی پر ایمان لاتے۔ اور اس پر عمل کرتے ہیں۔ (ایمان صحیح کا تقاضا عمل ہے) اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ ہر قسم کے اندھیروں یعنی گناہوں اور بدیوں سے نکلتے۔ اور روشنی میں چلے جاتے ہیں۔ جس میں ان کو حقائق روحانی کا عرفان حاصل ہوتا ہے۔ مگر قانون کو نہ ماننے والے اور غلط راہ پر چلنے والے کافروں کے دوست شیاطین بن جاتے ہیں۔ اور ان کو روشنی سے اندھیرے میں لے جاتے ہیں۔ جس سے ان پر راہِ صواب پنہاں ہو جاتا ہے۔ اور وہ ہر قسم کے گناہوں اور لغزشوں کا شکار بن جاتے ہیں۔ اور یہ بھی فرمایا۔ ان عبادی لیس لک علیھم سلطان۔ کہ جس طرح تندرست صحت والے انسان کے جسم پر بیماریوں کے کیڑے غلبہ اور تسلط حاصل نہیں کر سکتے۔ اسی طرح عباداللہ پر جو خدا کے حکموں کے ماننے والے اور ان پر عمل کرنے والے ہوں شیاطین کا غلبہ اور تصرف نہیں ہو سکتا۔

اور وہ ان کو روحانی امراض میں مبتلا نہیں کر سکتے۔ میں اس کو اس دعا پر ختم کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہم کو ایسا نور بصیرت عطا فرمائے۔ کہ ہم ہر قسم کے جسمانی اور روحانی اسباب ربوبیت سے فائدہ اٹھانے والے بن سکیں۔ اور ان تمام اسباب و عمل سے بچ سکیں۔ جو انسان کے جسم اور روح کو جن کا باہم گہرا تعلق ہے۔ خراب کرنے والے ہوں۔ واٰخر دعوٰنا ان الحمد للّٰہ رب العالمین۔ والصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر المرسلین۔

چودھری ابو محمد عبد اللہ صاحب رضی اللہ عنہ کے مختصر حالات

میرے والد صاحب جناب مولوی حافظ چودھری ابو محمد عبد اللہ صاحب ساکن کھیوہ باجوہ تحصیل پسرور۔ ضلع سیالکوٹ امیر جماعت ایک ماہ کی علالت کے بعد ۲۶ ماہ کی صبح کو معاً بعد ادا نماز تہجد اپنے حقیقی مولا سے جاملے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ جناب ممدوح کو بذریعہ سواری گاڑی قادیان دارالامان میں لاکر تاریخ ۲۷ ماہ کو قطعہ صحابہ میں ان کے محبوب مطاع امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قرب میں ان کی انتہائی دلی خواہش کے مطابق دفن کر دیا گیا ہے۔

والد صاحب قبلہ نے علوم دینیہ کی تکمیل کے بعد اپنی زندگی کا زیادہ حصہ اعلائے کلمۃ اللہ میں صرف کرنا شروع کر دیا تھا۔ ان کی زندگی ہر پہلو سے ہمیشہ صحیح مومنانہ معیار پر قائم رہی۔ عسر یسر۔ صحت و بیماری میں ہمیشہ اپنے حقیقی معبود کے ساتھ تعلق کو نہایت استقلال کے ساتھ قائم رکھا۔ شروع میں اہلحدیث عالم کی حیثیت میں شرک و بدعت کے خلاف جہاد کرتے رہے۔ ۱۸۹۶ء میں اپنے الہامات اور کشوف کی بنا پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں داخل ہوئے۔ یہ بیعت سونے پر سہاگہ کا عمل کر گئی۔ بیعت کرنے کے بعد احمدیت کی تبلیغ میں ہمہ تن پورے دلی جوش کے ساتھ مصروف ہو گئے۔ اور اپنی نوے سالہ عمر تک اس جوش کو قائم رکھا۔ سینکڑوں ہزاروں اشخاص ان کے ذریعہ اضلاع سیالکوٹ۔ لائلپور۔ سرگودھا۔ منٹگمری شیخوپورہ گوجرانوالہ وغیرہ میں سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ کئی انجمنیں انکی کوشش سے قائم ہوئیں۔ اٹھتے بیٹھتے سفر و حضر میں ہر وقت تبلیغ کا جوش انکی طبیعت پر غالب رہتا تھا۔ چونکہ ریا و نمائش سے انکو طبعاً سخت نفرت تھی۔ ان کی زندگی کے بہت سے ایسے واقعات ہیں۔ جن کا اکثر احباب کو علم نہیں ہے انکی پرائیویٹ زندگی میں ایسی روشنی موجود تھی۔ جو بہتوں کے ازدیادِ ایمان کا باعث ہوا کرتی تھی۔ وہ صاحب الہام اور کشوف تھے۔ وہ حد درجہ کے منکسر المزاج اور کم گو تھے۔ ان کے اپنے بیان کے مطابق ان کی ساری عمر میں ان کی زبان ایک دفعہ بھی جھوٹ سے ملوث نہیں ہوئی۔ دس سال کی عمر سے لیکر اخیر وقت تک ان کی ایک نماز یا ایک روزہ تو نہیں ہوا۔ اکثر فرمایا کرتے تھے۔ کہ میری فطرت شریعت اسلامیہ کے مطابق بنائی گئی ہوئی ہے۔ نیکی سے طبعاً محبت و بدی سے طبعاً نفرت میری طبیعت میں موجود ہے۔ اس لئے مجھے اپنی طبیعت پر زیادہ زور دینا نہیں پڑتا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے انکو بہت محبت تھی۔ حضرت ممدوح کے خلاف کوئی بات بھی سننے کی ان میں برداشت نہ تھی۔ فرماتے تھے کہ حضرت ممدوح کی عمر ابھی چھوٹی تھی۔ کہ مجھے ان کے مقام کا علم دے دیا گیا تھا۔ حضرت والد صاحب مرحوم کی زندگی کے متعلق بہت سے ایسے واقعات ہیں جن کا ذکر کرنا ضروری ہے۔ (اپنی زندگی میں انہوں نے مجھے نوٹ کرا دیئے ہوئے ہیں) اور میں امید کرتا ہوں جب کبھی وہ واقعات تحریر میں آ گئے۔ تو بہت سے احباب کے لئے احمدیت کے متعلق ازدیادِ ایمان کا باعث ہوں گے۔ سر دست چونکہ میری طبیعت میں ان کی جدائی کا بہت زیادہ اثر ہے اور صدمہ سے دل بیٹھا جا رہا ہے۔ اور ہاتھ بھی کانپ رہا ہے۔ طبیعت سنبھل جانے پر انشاء اللہ تعالےٰ پھر کسی وقت مفصل [۲]

[۲] حالات لکھ کر پیش کروں گا۔ یہ چند الفاظ حضرت والد صاحب کی زندگی کے حالات اس لئے لکھ دیئے ہیں۔ کہ دعا کے لئے احباب کی طبائع میں زیادہ توجہ پیدا ہو۔ میری مؤدبانہ گذارش ہے۔ کہ احباب جماعت

ذکرِ حبیب علیہ السلام

تمثیلاتِ مسیح موعودؑ

تقریر حضرت مفتی محمد صادق صاحب جلسہ سالانہ ۱۹۴۶ء

(۶)

غلط عقائد کو صحیح سمجھ کر اس میں لذت حاصل کرنیوالے کی تمثیل

ان لوگوں کی مثال میں جو غلط اور ناپاک عقاید کے عادی ہو کر اسی میں محو ہو گئے ہیں۔ اور اسی کو حق سمجھ کر اس میں لذت حاصل کر رہے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تمثیلاً فرمایا:-

"وہ لوگ جو طیبات کو خبیثات کے ساتھ بدل ڈالتے اور بدیوں کی طرف دوڑتے اور دینی لغزشوں کو پوشیدہ کرتے اور خرافات کی تاویل میں خدا کے تعالیٰ سے نہیں ڈرتے ان کی مثال ایسی ہے۔ جیسے اس شخص کی جو نجاست کھایا کرتا تھا اور ایک مدت سے اس کا یہی کام تھا اور اس نجاست کو اغذیہ لطیفہ جدیدہ سے سمجھتا تھا۔ اور اس بات سے خبردار نہیں تھا کہ یہ تو پلیدی اور گوہ ہے نہ کہ انسانوں کی غذا۔ پس ایک شخص ایسا اس کو ملا جو باریک بین اور پاک طبع تھا۔ اور نیز زیرک اور ظریف بھی تھا۔ پس اس پاک طبع نے اس شخص کو دیکھا جو گوہ کھا رہا ہے تب اس نے اس کو ایسی سرزنش کی جیسے کہ ایک حاکم ظالم کو سرزنش کرتا ہے اور کہا کہ ایسا مت کر۔ کیا تو نے گوہ کھایا ہے۔ اے خبیثوں کے گوہ پس وہ شرمندہ ہوا اور اپنے دل میں سوچنے لگا کہ اس ملامت کے داغ کو کس طرح دور کروں۔ اور اس ندامت کے عیب سے کس طرح نجات پاؤں پس اس نے ان لوگوں کی طرح جو تکلف سے اپنے شور آب کو عمدہ اور میٹھا پانی ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔ کہا کہ میں گوہ نہیں کھاتا۔ اور نہ اس کو اکٹھا کرتا ہوں۔ سو میں کبھی ڈرانے کی پروا نہیں رکھتا۔ اور میں نے اس امر کی طرف جو اکبر المکروہات ہے ہرگز پیشقدمی نہیں کی اور یہ صرف دروغ گو بہتان تراش کی تہمت ہے اور میں اس سے بری ہوں اور دشمن معترض نے حقیقت کو نہیں سمجھا۔ اور جلدی کی اور طریقہ کو بھول گیا۔ کیونکہ میں اس اجزاء غذائیہ کو کھاتا ہوں جو ہضم معدے سے باذن خالق الاشیاء الگ ہوتی ہیں۔ اور پھر طبیعت ان کو بعض امعاء کی طرف رغبت دلاتی ہے۔ پس وہ فضلات مبرز معلوم سے نکلتے ہیں۔ اور تھوڑا سا صفراء ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ پس یہ تو اور چیز ہے گوہ نہیں ہے جیسا کہ دشمنوں نے خیال کیا ہے۔ بلکہ یہ تو ایک غذا ہے جو بیمار سے جیسے پاکوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔"

پس اس مثال سے ڈرو اور مسیح کے سوانح میں غور کرو۔ اور ان باتوں میں جو اس نے فرمائیں۔ اور جو کچھ عیسےٰ نبی اللہ نے فرمایا تھا وہ تو پاک تعلیم تھی۔ مگر ان پیروؤں نے جنہوں نے ان باتوں کو نہ سمجھا۔ اور تعلیم کو بدل دیا۔

محبت الٰہی کی تمثیل موجوں سے

قدیم قانون حضرت احدیت جل شانہٗ اسی طور پر چلا آتا ہے کہ جیسے جیسے اس طرف سے ایک پاک اور کامل تعلق ہوتا جاتا ہے۔ ایسا ہی اس طرف سے بھی کامل اور طیب برکتیں ظاہر و باطن پر اترتی ہیں۔ اور جیسی جیسی محبت الٰہی کی موجیں عاشق صادق کے دل سے اٹھتی ہیں۔ ایسا ہی اس طرف سے بھی ایک نہایت صاف اور شفاف دریا محبت کا زور شور سے چھوٹتا ہے۔ اور دائرہ کی طرح اس کو اپنے اندر گھیر لیتا ہے۔ اور اپنے الٰہی زور سے کھینچ کر کہیں کا کہیں پہنچا دیتا ہے۔ اور جیسا یہ امر صاف صاف ہے ویسا ہی ہمارے نیچر کے مطابق بھی ہے۔

عشق الٰہی کی تمثیل گرم لوہے سے

جب انسان اپنی پہلی زندگی کی نسبت ایک ایسی نئی زندگی حاصل کرتا ہے۔ جس کو نسبتی طور پر خارق عادت کہہ سکتے ہیں تو اسی دم سے وہی قدیم خدا اپنی تجلیات نادرہ کے رو سے ایک نیا خدا اس کے لئے ہو جاتا ہے۔ اور وہ عادتیں اس کے ساتھ ظہور میں لاتا ہے جو پہلی زندگی کی حالت میں کبھی خیال میں بھی نہیں آئی تھی۔ خوارق کی کل جس سے عجائبات قدرتیہ حرکت میں آتی ہیں انسان کی تبدیل یافتہ روح ہے اور وہ یہی تبدیلی یہانتک آثار نمایاں دکھاتی ہے کہ بعض اوقات ایک ایسے طور سے نور محبت دل پر استیلا پکڑتا ہے۔ اور عشق الٰہی کے پر زور جذبات اور صدق اور یقین کی سخت کشش ایسے مقام پر انسان کو پہنچا دیتی ہیں کہ اس عجیب حالت میں اگر وہ آگ میں ڈالا جائے تو آگ اس پر اثر نہیں کر سکتی اگر وہ شیروں اور بھیڑیوں اور ریچھوں کے آگے پھینک دیا جائے تو اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ کیونکہ اس وقت وہ صدق اور عشق کے کامل اور قوی تجلیات سے بشریت کے خواص کو پھاڑ کر کچھ اور ہو جاتا ہے۔

اور جس طرح لوہے کے ظاہر اور باطن پر آگ مستولی ہو کر اس کو اپنے رنگ میں لے آتی ہے۔ اسی طرح یہ بھی آتش محبت الٰہی کے ایک سخت استیلا سے کچھ کچھ اس طاقت عظمےٰ کے خواص ظاہر کرنے لگتا ہے جو اس پر محیط ہو گئی ہے۔ سو یہ کچھ تعجب کی بات نہیں کہ عبودیت پر ربوبیت کا کامل اثر پڑنے سے اس سے ایسے خوارق ظاہر ہوں بلکہ تعجب تو یہ ہے کہ ایسے اثر کے بعد بھی عبودیت کی معمولی حالت میں کچھ فرق پیدا نہ ہو کیونکہ اگر لوہا آگ میں تپانے کے بعد بھی اسی پہلی حالت پر رہے اور کوئی خاصیت جدید اس میں پیدا نہ ہو تو یہ عند العقل صریح باطل ہے سو فلسفی تجارب بھی ان کے خوارق کے ضروری ہونے پر شہادت دے رہے ہیں۔ یہ افسانہ نہیں اس پر عارفانہ روح سے کر غور کرو۔ لیکن بدنصیب وہ شخص ہے جو اس کو افسانہ سمجھے اور غور نہ کرے اسی حالت خارقہ کو عادت کا دل جو مبدل ہے خوب شناخت کرتا ہے۔ دنیا اس حالت سے غافل اور انکار کرتی ہے۔ پر وہ جو اس مرتبہ تک پہنچا ہے وہ اس یقینی صداقت کے تصور سے مسرور ہے۔ یہ تجلیات الٰہیہ کا ایک دقیق بھید ہے۔ اور اعلیٰ درجہ کا راز معرفت ہے اور انسانی روح کے تعلقات جو در پردہ اپنے رب کریم سے نہایت نازک اور لذیذ طور پر واقع ہیں وہ اسی نقطہ پر آ کر کھلتے ہیں۔ اور اسی نقطہ پر ایک طرفۃ العین کے لئے بندہ کے ہاتھ خدا کے ہاتھ۔ اور اس کی آنکھیں خدا کی آنکھیں۔ اس کی زبان خدا کی زبان کہلاتی ہے۔ اور ربوبیت کی چادر ذرہ عبودیت پر پڑ کر اس کو اپنے انوار میں متواری اور اپنی پر زور موجوں کے نیچے گم کر دیتی ہے۔ فلسفیوں کی پر غرور روحیں اس انتہائی مرتبہ کے دریافت کرنے سے بے نصیب گئیں۔ اور خدائے عزوجل نے دل کے غریب اور سادہ لوگوں کو یہ چیزیں دکھا دیں اور ان پر وارد کر دیں۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم۔

قائدین و زعماء کرام کی فوری توجہ کے لئے!

قائدین و زعمائے کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ از راہ کرم جلد از جلد اپنے ہاں تبلیغ کے سیکرٹری مقرر کر کے منظوری کے لئے نام مرکز میں بھجوا دیں۔ تاکہ تبلیغ کا کام کسی تنظیم کے ماتحت شروع ہو سکے۔ اس ضمن میں تبلیغ کے لئے مفصل پروگرام کی اطلاع بھی جلدی کر دی جائے گی۔ فی الحال ضرورت اس امر کی ہے کہ جن مجالس میں ابھی تک تبلیغ کے کام کے لئے سیکرٹری مقرر نہیں ہوئے وہ اس بارے میں کوتاہی کو ترک کر کے اعلان مذکور کی اشاعت کے معاً بعد نام مرکز میں بھجوا دیں۔ اور تیزی اور تندہی کے ساتھ مگر کسی تنظیم کے ماتحت جوش و خروش اور خلوص نیت کے ساتھ کام شروع کر دیں تا ہمارا خدا ہم سے راضی ہو جائے اور ہم اپنے مولیٰ کا دین دنیا کے کونہ کونہ میں پھیلانے کے لئے اپنے فرائض سے عہدہ برا ہو سکیں۔

مہتمم تبلیغ مجلس مرکزیہ قادیان

تقرر نائب امیر جماعت احمدیہ سونگھڑہ

جماعت احمدیہ سونگھڑہ ضلع کٹک کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مولوی سید عبد الحلیم صاحب کی وفات کی وجہ سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مولوی سید محمد محسن صاحب کو اس جماعت کے لئے نائب امیر مقرر فرمایا ہے۔ یہ تقرری صرف ۳۰ اپریل ۱۹۴۷ء تک کے لئے ہے۔ اس کے بعد کے لئے نیا انتخاب ہوگا۔

ناظر اعلیٰ

وصیتیں

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر میں اطلاع کر دے :۔

ریسکرٹری بہشتی مقبرہ

عـ۷۳۴۶ منکہ سلیمہ بیگم زوجہ مرزا محمد شریف بیگ صاحب قوم مغل عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ مہر بذمہ خاوند مبلغ چار صد روپیہ اور زیورات کی تفصیل درج ذیل ہے۔ نکلس طلائی ۲ تولہ ۱/۲ ۱ ماشہ سوئی طلائی ۱۰ ماشہ کانٹے طلائی ۱/۲ ۶ ماشہ میں اس مذکورہ بالا جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میری وفات پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔

الامتہ :۔ سلیمہ بیگم موصیہ :۔ گواہ شد :۔ مرزا سلام اللہ احمدی عفی اللہ عنہ والد موصیہ گواہ شد :۔ مرزا محمد شریف بیگ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل قصور حال لاہور

عـ۹۸۰۵ منکہ محمد یامین ندیم ولد چوہدری رحمت اللہ صاحب قوم راجپوت جنوال پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال بیعت جولائی ۱۹۴۳ء ساکن حویلی حسن خان جالندھر شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۱۰/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ مکان پختہ ۲ عدد واقع حویلی حسن خان جالندھر شہر ان ہر دو مکان میں میری دو ہمشیرہ حصہ دار ہیں۔ ایک بھائی محمد یاسین صاحب و والدہ صاحبہ ہیں۔ میں اپنے حصہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میرا گذارہ ماہوار ملازمت پر ہے۔ جو تنخواہ بمع الاؤنس -/۱۰۳ روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں بیشی الاؤنس تنخواہ کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔

العبد :۔ محمد یامین ندیم حویلی حسن خان جالندھر شہر۔ گواہ شد :۔ چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد عبد الحق راما جمیل منزل

عـ۹۸۰۶ منکہ خواجہ محمود احمد ولد خواجہ محمد صدیق صاحب قوم کشمیری پیشہ تعلیم عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دار البرکات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۱۱/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میرے والد صاحب بفضل تعالیٰ زندہ ہیں۔ اس لئے میری کوئی جائیداد نہیں۔ مجھے اس وقت پندرہ روپے بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر اس کے علاوہ کوئی اور آمد ہوئی۔ تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ کرتا رہوں گا۔ وصیت میری جائیداد متروکہ پر بھی حاوی ہو گی۔

العبد خواجہ محمود احمد سال سوئم کلاس اول عـ۱۱ تعلیم الاسلام کالج قادیان گواہ شد مشتاق احمد شائق تعلیم الاسلام کالج قادیان۔ گواہ شد :۔ عبد الرحمن ناصر لیکچرر تعلیم الاسلام کالج قادیان

عـ۹۸۱۰ منکہ ماسٹر حمید اللہ خان ولد میاں سردار خان صاحب قوم افغان پیشہ ملازمت عمر ۳۴ سال بیعت ۱۹۲۷ء ساکن کیڑی افغاناں ڈاک خانہ بھٹیاں ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۱/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری تنخواہ اس وقت مبلغ -/۴۰ روپے چودہ روپے الاؤنس کل -/۵۴ روپے ہے۔ میرے والد صاحب زندہ ہیں۔ اس لئے جائداد کوئی نہیں۔ میں اپنی آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں میری وفات کے بعد جو کچھ میری جائیداد ہو گی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد :۔ حمید اللہ خان مولوی فاضل و منشی فاضل ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان۔ گواہ شد :۔ ماسٹر خیر دین ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول گواہ شد :۔ غلام مرتضیٰ پی ٹی آئی ہائی سکول قادیان

عـ۹۸۱۱ منکہ رفیق احمد ولد میاں عبد الرحیم صاحب قوم راجپوت پیشہ مزدوری عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن گھماچوں ڈاکخانہ ننگل ضلع جالندھر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱۱/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد کوئی نہیں۔ کیونکہ میرے والد صاحب زندہ ہیں۔ میرا گذارہ ماہوار مزدوری پر ہے۔ جو غیر معین ہے۔ جو اندازاً پندرہ روپے ماہوار پر ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ آئندہ جو جائیداد پیدا ہو گی۔ اس کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ العبد :۔ رفیق احمد موصی۔

گواہ شد :۔ چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا گواہ شد :۔ شریف احمد برادر موصی۔

عـ۹۸۱۲ منکہ رحمت بی بی بنت چوہدری سلیمان صاحب مرحوم قوم گوجر عمر ۶۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کریم پورہ ڈاکخانہ نواں شہر ضلع جالندھر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۰/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری کوئی جائیداد نہیں۔ زیور بھی کوئی نہیں صرف مبلغ دو صد روپیہ مجھے میرے بھائی نے دینا ہے۔ یہ رقم ان کے ذمہ قرض ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ آئندہ جو جائیداد پیدا ہو گی۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر جائداد اس کے علاوہ ثابت ہو گی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ الامتہ :۔ رحمت بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد :۔ چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا گواہ شد :۔ محمد لقمان برادر موصیہ کریم پورہ گواہ شد :۔ محمد عیسیٰ

نمبر ۹۳۱۲ منکہ سلطان احمد ولد میاں قطب الدین صاحب قوم قریشی پیشہ امامت عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۰۵ء ساکن گھوگھیاٹ ڈاکخانہ میانی ضلع سرگودہا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱۱/۳۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ دس روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

العبد:۔ سلطان احمد بقلم خود

گواہ شد:۔ محمد یعقوب مولوی فاضل انچارج شعبہ زود نویس۔

گواہ شد: محمد ابراہیم ناصر ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

ولادت

مولوی چراغدین صاحب مولوی فاضل مبلغ کے ہاں ۲۶ نومبر ۱۹۳۶ء کو لڑکا ہوا جس کا نام حضور نے احیاء الدین رکھا۔ احباب دعا فرماویں۔ اسکو خدا تعالےٰ خادم دین بنائے آمین۔ محمد عبداللہ خاں محلہ دار الرحمت بلمو بدوی

احمدیت کے متعلق پانچ سوالات

۱ ۔ احمدیت کا اقرار کرنا کیوں ضروری ہے

۲ ۔ غیر احمدی امام کے پیچھے نماز کیوں جائز نہیں

۳ ۔ قرآن شریف میں خدا تعالےٰ نے ہمارا نام مسلم رکھا ہے۔ پھر ہم کیوں احمدی نام رکھیں۔ اور نیا فرقہ قائم کریں۔

۴ ۔ کیا قرآن شریف وحدیث شریف سے فرض ہے کہ ہم اپنی نجات کے لئے مسیح مہدی کو علانیہ طور پر مانیں۔

۵ ۔ کیا مذکورہ بالا حالات کے ماتحت خفیہ بیعت قبول کی جائیگی

جواب۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ دوسرا ایڈیشن مزید اضافے کے ساتھ شائع کیا گیا ہے۔ طالب حق کو مفت تبلیغ کیلئے ایک روپیہ کے آٹھ معہ محصولڈاک عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

ضرورت

ہمیں ایک اچھے ماہر تجربہ کار اکونٹنٹ جو لمیٹڈ کمپنی کے کاغذات اور دیگر امور کو بخوبی سنبھال سکے کی ضرورت ہے۔ دوست اپنی درخواست بمع تصدیق امیر جماعت خاکسار کو جلد از جلد بھجوادیں قابلیت کے مطابق تنخواہ معقول دی جائے گی۔ اگر کوئی سابقہ کارگزدگی کی اسناد ہوں تو وہ بھی درخواست کے ہمراہ شامل کی جاویں۔

بہاء الحق وکیل الصنعت وحرفت تحریک جدید

ضرورت رشتہ

میرے ایک عزیز مخلص احمدی ارائیں نوجوان ملازم مستقل گورنمنٹ سروس چار صد روپیہ ماہوار آمد کے لئے معزز زمیندار خاندان سے ایک تعلیم یافتہ میٹرک یا مڈل کے نزدیک۔ صورت وسیرت میں اچھی امورخانہ داری سے واقف فوری رشتہ کی ضرورت ہے۔ خواہشمند اصحاب مجھ سے ملیں یا لکھیں (مفتی محمد صادق قادیان

ضرورت

ہمیں فوڈگرین ایسوسی ایشن کیلئے ایک ایسے تجربہ کار میٹرک پاس کلرک کی ضرورت ہے۔ جو اکونٹنسی اور ٹائپ سے واقف ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جاوے گی۔ درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر روانہ فرمادیں۔ صالح احمد خان سیکرٹری پکا آڑھتی فوڈگرین ایسوسی ایشن قادیان

ضرورت رشتہ

ایک بیس سالہ خوش شکل نوجوان قوم جٹ باجوہ کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکی کم از کم میٹرک پاس عمدہ صفات سے متصف ہو۔ احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط وکتابت فرمائیں

النصر معرفت منیجر الفضل قادیان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۲۱ جنوری:- آج فلسطین کانفرنس کا افتتاح ہونے والا تھا۔ لیکن چونکہ عربی وفد ابھی لنڈن نہیں پہنچا۔ اس لئے کانفرنس جمعہ تک ملتوی کر دی گئی۔

لاہور ۲۱ جنوری۔ پنجاب مسلم لیگ کی کونسل آف ایکشن کا اجلاس بند کمرے میں منعقد ہوا۔ دیگر امور کے علاوہ پنجاب لیگ کے اندرونی امور پر بھی بحث وتمحیص کی گئی۔

نیویارک ۲۱ جنوری۔ امریکہ میں اشیاء کی قیمتیں گرنی شروع ہو گئی ہیں۔ چنانچہ فورڈ کی موٹر کی قیمت میں ۲۰ پونڈ کی کمی ہو گئی ہے۔ مکھن اور دودھ کی قیمت بھی گر گئی ہے اور پیداوار کی مقدار میں اضافہ ہو رہا ہے۔

واشنگٹن ۲۱ جنوری۔ مسٹر بائرنس نے کل اٹلی۔ ہنگری۔ رومانیہ اور بلغاریہ کے ساتھ صلح کے معاہدوں پر امریکہ کے سیکرٹری آف سٹیٹ کی حیثیت سے دستخط کر دیئے۔ آپ اب اس عہدہ سے سبکدوش ہو رہے ہیں

نئی دہلی ۲۱ جنوری:- یقین کیا جاتا ہے۔ کہ دستور ساز اسمبلی کے موجودہ اجلاس میں ایک قرارداد پاس کی جائے گی۔ جس میں زبان اور تمدن کے لحاظ سے صوبوں کی از سر نو حد بندی کی حمایت کی جائے گی۔ اس سوال کو سیکشنوں میں پیش کرنے کا مشورہ بھی دیا جائیگا۔

لاہور ۲۱ جنوری:- حکومت ہند نے پنجاب میں پنشن کی اپیلوں کی سماعت کے لئے دو ٹریبونل مقرر کئے ہیں۔ ان میں ان فوجی نوجوانوں کی اپیلیں پیش ہوں گی جو لڑائی میں ناکارہ ہو چکے ہیں۔ پہلا ٹریبونل جالندھر میں ہوگا۔ اور دوسرا راولپنڈی میں ہوگا۔

لائلپور ۲۱ جنوری:- گندم دڑہ ۹/۱۰ ۵ ۹۱ فارم ۱۴/ ۹ گڑ ۲/- ۲ تا ۲۴/ شکر نمبر -/۲۴ تا -/ ۲۶ دیسی گھی ۱۸۷/

واشنگٹن ۲۱ جنوری:- امریکہ کے محکمہ خارجہ نے اعلان کیا ہے۔ جونہی گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ میں درج شدہ تجارتی تحفظات ختم ہو جائیں گے امریکن گورنمنٹ ہندوستان سے تجارت اور جہاز رانی کے متعلق دوستانہ معاہدہ کرنے کے لئے گفت وشنید کرے گی۔

نئی دہلی ۲۱ جنوری۔ معلوم ہوا ہے مرکزی حکو

اسمبلی میں محکمہ ریلوے کا بجٹ پیش کرتے وقت یہ اصول پیش نظر رکھے گی۔ کہ تیسرے درجے کے مسافروں کو زیادہ سہولتیں بہم پہنچائی جائیں۔ اور مسافروں اور مال کے کرایہ میں کوئی اضافہ عمل میں نہ لایا جائے۔

بٹاویہ ۲۱ جنوری۔ انڈونیشیا کے وزیر اعظم ڈاکٹر سلطان شہریار انڈونیشیا کے طول وعرض کا دورہ کرنے کے بعد آج بٹاویہ پہنچ گئے۔ آپ نے ایک بیان میں کہا۔ انڈونیشیا کی صورت حال اب روز بروز بہتر ہو رہی ہے۔ انقلابی دور ختم ہو گیا ہے۔ عوام میں اب سکون پیدا ہو گیا ہے۔

کلکتہ ۲۱ جنوری حکومت بنگال کے ریلیف کمشنر نے ایک بیان میں بتایا۔ کہ نواکھلی کے پناہ گزینوں کی امداد کے لئے حکومت بنگال اب تک ۳ کروڑ روپیہ صرف کر چکی ہے

کراچی ۲۱ جنوری۔ کل سندھ کی وزارت کا اجلاس منعقد ہوا۔ آریہ سماجی لیڈروں کی طرف سے ستیارتھ پرکاش کے چودھویں باب پر عائد کردہ پابندی کے سلسلے میں سول نافرمانی سے پیدا شدہ حالات پر غور کیا گیا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ابھی حکومت سندھ آریہ سماجی ستیہ گرہیوں کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی۔ لیکن اگر ایسے حالات پیدا ہو گئے جن میں حکومت کی مداخلت ناگزیر ہوئی۔ تو حکومت ضرور کارروائی کرے گی۔ آریہ سماجی حلقوں کا بیان ہے۔ کہ اگر حکومت نے کوئی کارروائی نہ کی۔ تو وہ اعلان کر دینگے۔ کہ ستیارتھ پرکاش پر اب کوئی پابندی نہیں ہے اور کراچی سے واپس چلے جائیں گے۔

لاہور ۲۱ جنوری۔ انٹر پراونشل شاہی جرگہ کے صدر خان بہادر نواب [illegible] محمد خان نے اپنا خطاب ترک کر دیا ہے۔ اور ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ ڈیرہ غازیخان کے ضمنی انتخاب نے میری آنکھیں کھول دی ہیں۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ مجھے اپنی قومی جماعت مسلم لیگ میں شامل ہو جانا چاہیئے۔

لاہور ۲۱ جنوری۔ پنجاب کے سول ہسپتالوں کے انسپکٹر جنرل کرنل ڈی کلائیڈ رخصت پر جا رہے ہیں۔ آپ کی جگہ میجر این ایس ٹمپٹ آئی۔ ایم ایس کو متعین کیا گیا ہے۔

نئی دہلی ۲۱ جنوری۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی نے دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت ایک حکم جاری کیا ہے۔ جس کی رو سے راشٹریہ سیوک سنگھ کے ممبروں کو ایک ماہ کے لئے جلسے اور جلوس نکالنے کی ممانعت کر دی ہے۔

نئی دہلی ۲۲ جنوری۔ آج صبح دستور ساز اسمبلی نے اسمبلی کے مقاصد کے متعلق پنڈت نہرو کی قرارداد متفقہ طور پر پاس کر دی۔ پنڈت نہرو کی ایک اور قرارداد بھی پاس ہو گئی جس میں ایک مشاورتی کمیٹی کو [illegible] کے معاملہ کے متعلق تحقیقات کرنے کے اختیارات دینے کی سفارش کی گئی تھی۔ پنڈت نہرو نے اسمبلی کے مقاصد کے متعلق قرارداد پر بحث کا جواب دیتے ہوئے کہا اس میں صرف الفاظ ہی نہیں ہیں بلکہ قوم کی امیدیں بھری ہوئی ہیں۔ ہم نے اس قرارداد کو ملتوی کر کے عقلمندی کا ثبوت دیا تھا۔ کیونکہ ہم اس سلسلے میں زیادہ سے زیادہ لوگوں کی رضامندی حاصل کرنا چاہتے تھے۔ گذشتہ چھ ہفتوں میں مسلم لیگ کے نمائندوں کے لئے اسمبلی میں شامل ہونے کا کافی موقعہ تھا۔ لیکن افسوس ہے کہ وہ اب تک شامل نہیں ہوئے۔ آپ نے کہا اگر اب بھی لیگی نمائندے شامل ہو جائیں۔ تو ہمارے لئے خوشی کا موجب ہوگا۔ لیکن یہ بات آپ میں صاف الفاظ میں کہہ دینا چاہتا ہوں کہ اب کسی صورت میں بھی اسمبلی کا کام روکا نہیں جا سکتا۔

آپ نے ریاستوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ ریاستی نمائندوں کی غیر حاضری میں ہم نے کیوں یہ قرارداد پاس کی۔ لیکن یہ ہمارا قصور نہیں ہے یہ وزارتی مشن کی سکیم کا قصور ہے۔ ہم صرف اس لئے کام نہیں روک سکتے کہ کچھ نمائندے موجود نہیں ہیں۔ ریاستوں کے نمائندوں کو مطمئن رہنا چاہیئے۔ کہ اس قرارداد میں ریاستوں کے اندرونی معاملات یا ان کے طرز حکومت کے متعلق کوئی مداخلت نہیں کی گئی۔

نئی دہلی ۲۲ جنوری حکومت ہند نے آل انڈیا شیعہ کانفرنس کے صدر کو مطلع کیا ہے کہ عراق میں جو حاجی رکے ہوئے ہیں۔ ان کو لانے کے لئے فوری طور پر اہتمام کیا جا رہا ہے۔

کیپ ٹاؤن ۲۲ جنوری۔ جنوبی افریقہ کی پارلیمنٹ کے حزب مخالف کے راہنما نے کہا جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کا معاملہ صرف اسی طرح سلجھایا جا سکتا ہے کہ انہیں ہندوستان یا کسی اور ملک میں بھیج دیا جائے۔ کیونکہ انہوں نے اس ملک کے ساتھ وفاداری نہیں کی۔ اور اس کی شکایت اتحادی اقوام کی سیکورٹی کونسل میں کر دی ہے۔

کلکتہ ۲۱ جنوری آج کلکتہ میں پولیس نے یوم انام کے سلسلے میں مظاہرہ کرنے والے طلباء پر گولی چلا دی۔ طلباء یونیورسٹی کی چار دیواری میں داخل ہونے کی کوشش کر رہے تھے۔ اور وہاں جلسہ منعقد کرنا چاہتے تھے۔ گولی چلانے سے پہلے پولیس نے ان کے جلوس کو منتشر کرنے کے لئے لاٹھی چارج کی۔ اور اشک آور گیس بھی استعمال کی۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ چالیس طلباء اس سلسلے میں مجروح ہوئے قریباً دو سو طلباء کو پولیس پر خشت باری کرنے۔ تیزاب اور دستی بم پھینکنے اور خلاف قانون مجمع کرنے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا۔

لاہور ۲۱ جنوری۔ ملک خضر حیات خاں ٹوانہ وزیر اعظم پنجاب دہلی گئے ہیں۔ جہاں آپ وائسرائے اور کمانڈر انچیف سے ملاقات کریں گے۔ اور اس امر پر زور دیں گے کہ جنگی اکیڈمی کا مرکز پنجاب میں ہونا چاہیئے۔ آپ اس سلسلے میں ایک طویل یادداشت پیش کریں گے۔

دہلی ۲۱ جنوری مسٹر آرتھر ہینڈرسن نائب وزیر ہند آج دہلی سے کراچی روانہ ہو گئے جہاں سے آپ بذریعہ طیارہ لنڈن روانہ ہو جائیں گے۔

دہلی ۲۱ جنوری۔ لنڈن میں ہونے والی فلسطینی کانفرنس میں عربی ممالک کا جو وفد شامل ہو رہا ہے اسے آج پنڈت نہرو نے ایک پیغام بھیجا ہے جس میں آپ نے عرب وفد کی کامیابی کے لئے دعا کی ہے۔ اور کہا ہے کہ ہندوستان چاہتا ہے کہ عربوں پر ان کی مرضی کے خلاف کوئی فیصلہ نہ ٹھونسا جائے۔

دہلی ۲۱ جنوری۔ عبوری حکومت کے رکن مالیات مسٹر لیاقت علی خاں ۲۱ فروری کو علیگڑھ جائیں گے اور مسلم یونیورسٹی کی کونوکیشن میں تقریر کریں گے۔